میری مادرِ علمی'

حکیم ضیاء الرحمٰن (فروری 1996)

آج سے ۲۰ سال قبل جب میں ہمدرد طبیہ شرقیہ کالج کراچی سے فارغ التحصیل ہو کر میدان عمل میں اترا تو ایک تابناک مستقبل میرے ہمراہ تھا۔اس فلاحی ادارے کے قیام نے میرے جیسے دوسرے بے شمار تشنگان علم طب کی علمی پیاس جس محبت اور خوبی سے بجھائی تھی اس کی مثال کسی دوسرے کالج میں ملنا امر محال ہے۔حکیم محمد سعید دہلوی کی بے لوث قومی اور عوامی خدمت کا سلسلہ آج بھی جاری ہے۔ذاتی غرض کے بغیر مدینۃ الحکمت کا قیام نہ صرف دنیا میں بلکہ آخرت میں بھی ان کے لئے توشہ خاص ثابت ہوگا۔بیت الحکمت میں B,E,M,S کلاسز کا اجراء کر کے حکیم محمد سعید دہلوی نے جو کارنامہ انجام دیا ہے۔اس کے لئے پوری قوم ان کی ممنون احسان رہے گی۔ایسے کام حکومتیں کرتی ہیں۔جن کے پاس افرادی قوت اور مالی وسائل کی کسی بھی طرح کی کوئی نہیں ہوتی لیکن حکیم محمد سعید نے تن تنہا گنتی کے چند مخلص ساتھیوں کے ہمراہ مدینۃ الحکمت کے نام سے ایک پور افلاحی شہر آباد کر کے جو کارنامہ سرانجام دیا ہے اس پر میں اور میرے جیسے بہت سے دوسرے طالب علم جتنا فخر کریں کم ہے۔اے میری مادر علمی خدا تجھے اور ترقی دے۔اے میرے استاد محترم حکیم محمد سعید دہلوی خدا تجھے سدا سلامت رکھے۔کہ تیری بدولت طب مشرق اور طب اسلامی کا نام و مقام بلند ہوا۔

جڑی بوٹیوں سے شفاء اور قدرتی ادویہ سے علاج کی طرف آج مشرق و مغرب' ساری دنیا متوجہ ہے۔وہ اسے بجا طور پر مستقبل' کا طریقہ علاج کہہ رہے ہیں۔اس تبدیلی کو" گرین ریوولوشن " کا نام دیا جا رہا ہے۔جب کہ مشرق میں ہمارے پاس بزرگوں کا چھوڑا ہوا بڑا قیمتی سرمایہ حکمت 'لٹریچر کی شکل میں موجود ہے۔اور ملک پاکستان کی سرزمین جڑی بوٹیاں پیدا کرنے میں بڑی زرخیز ہے۔جو قیمتی بوٹیاں دوسرے ممالک بھاری قیمت صرف کر کے کاشت کرتے ہیں۔ہمارے ملک میں وہ خودرو ہیں اور ٹنوں کے حساب سے ہر سال ضائع ہو جاتی ہیں۔

بات صرف اس قدر ہے کہ پاکستان میں اس علم وفن کی طرف توجہ نہیں کی گئی اور ایسی طبی درس گاہیں قائم نہیں کی گئیں جن کے ذریعہ سے اسے آض کی سائنسی زبان میں دنیا کے سامنے پیش کیا جاتا۔جن ممالک نے اس قیمتی ورثہ کی طرف توجہ کی انہوں نے دنیا سے خود کو متعارف کرالیا۔جب کہ ہم ابن سینا' ابوالقاسم زہراوی' البیرونی' اب رشد وابن بیطار کے عطا کردہ علوم کے امین ہیں۔اپنے بزرگوں کے علوم کو جدید سائنسی کسوٹی پر پرکھ کر نہ خون ان سے فائدہ اٹھا سکے اور نہ ہی ترقی یافتہ دنیا کے سامنے پیش کر سکے۔

اب ہمدرد یونیورسٹی نے محترم حکیم محمد سعید صاحب چانسلر ہمدرد یونیورسٹی کی قیادت میں یہ انقلابی قدم اٹھایا ہے۔اور پاکستان میں پہلا گریجویشن طبی کالج' ہمدرد کالج آف ایسٹرن میڈیکل قائم کیا ہے۔یہ کالج ہمدرد یونیورسٹی فیکلٹی آف ہیلتھ اینڈ میڈیکل سائنسز کے تحت کام کر رہا ہے۔جس میں ان دنوں پہلا بیچ زیر تعلیم ہے اس کالج کا مختصر سا تعارف ذیل میں پیش کیا گیا ہے:

☆ پانچ سالہ ڈگری' بی۔ای۔ایم۔ایس۔(بیچلر آف ایسٹرن میڈیسن اینڈ سرجری) ہمدرد یونیورسٹی عطا کرے گی۔

☆ گریجویشن کے بعد پوسٹ گریجویشن اور ڈاکٹریٹ کرنے کے مواقع حاصل ہوں گے۔

☆ کالج کے رولز ریگولیشن اور تمام معاملات بورڈ آف اسٹڈیز طے کرتا ہے جن کی منظوری اکیڈمک کونسل اور بورڈ آف گورنرز' ہمدرد یونیورسٹی سے لی جاتی ہے۔اس بورڈ میں حکیم' ڈاکٹر' سائنس دان' پروفیسر اور ایجوکیشنٹ شامل ہیں۔

☆ تمام جدید (ایلوپیتھی) مضامین کی تعلیم اسی انداز و معیار کے ساتھ دی جاتی ہے جو کہ کسی بھی اچھے میڈیکل کالج میں دی جانا چاہیے۔مشرقی علوم کے لیے بھی تمام سہولتیں فراہم کی گئی ہیں۔

☆ فرسٹ پروفیشنل کے لیے لیبز (LABS) تیار ہو چکی ہیں جن میں تمام معیاری آلات و سامان فراہم کیا گیا ہے۔انسانی لاش پر ڈسکشن کرایا جاتا ہے اور چارٹس' ماڈلز و وڈیو فلمز سے مدد لی جاتی ہے۔

☆ جڑی بوٹیوں کے شناخت کے لیے کئی ایکڑ زمین پر میڈیکل ہربل گارڈن بنایا ہے جہاں سیکڑوں بوٹیوں کی کاشت جدید ترین انداز میں کی جاتی ہے۔

☆ جو ادویہ یہاں پیدا نہیں ہو سکتیں ان کا ڈرائی ہربیریم اپنی تکمیل کے مراحل میں ہے۔

☆ ڈاکٹر حافظ محمد الیاس انسٹی ٹیوٹ آف فارماکولوجی کے تحت حکیم' ڈاکٹر اور سائنس دان کا اشتراک عمل قائم ہو چکا ہے۔اور ادویہ پر سائنسی انداز میں تحقیقات شدومد کے ساتھ کی جا رہی ہیں۔

☆ پانچ لاکھ قیمتی کتب پر مشتمل ہمدرد لائبریری (بیت الحکمہ) موجود ہے جو کہ ایک ریفرنس لائبریری ہے اور ریسرچ کرنے والوں کی تمام ضرورتیں پوری کرنے کے

اہل ہے۔اس کے علاوہ طلبہ کی فوری مدد کے لیے کالج میں ایک چھوٹی لائبریری قائم کر دی گئی ہے۔

☆ طلباء و طالبات کے سال سوئم میں پہنچنے سے قبل انشاء اللہ اقامتی ہسپتال کی تعمیر مکمل ہو جائے گی جو کہ میڈیکل و سرجیکل وارڈز پر مشتمل ہوگا اور تما جدید آلات سے لیس ہوگا۔

☆ ڈپلومہ ہولڈرز اطباء کے لیے ایک مختصر کورس عنقریب شروع کیا جا رہا ہے جس کے بعد وہ گریجویٹ ہو جائیں گے اور مزید آگے تعلیم و تحقیق کے دروازے ان پر کھل جائیں گے۔

☆ گریجویٹس اطباء کے لیے پوسٹ گریجویشن پروگرام اپنے تکمیلی مراحل میں ہے تاکہ ڈاکٹریٹ کے لیے راہیں ہموار ہو سکیں۔

☆ ایسے ڈاکٹر (ایلوپیتھ) جو کہ طب مشرقی کی تعلیم حاصل کرنے کے خواہش مند ہیں اور اپنی معلومات میں نباتاتی ادویہ کے فوائد کا اضافہ کرنا چاہتے ہیں تاکہ وہ امراض کے خلاف مزید مؤثر و بے ضرر ہتھیار سے لیس ہو سکیں ایک مختصر کورس زیر غور ہے۔

☆ سب سے بڑھ کر ہمدرد کالج آف ایسٹرن میڈیسن کراچی شہر کی ہنگامہ آرائیوں سے دور سر سبز و شاداب نیز پر سکون ماحول میں جہاں کی ہوائیں علم بیز و عالم خیز ہیں واقع ہے۔یعنی مدینۃ الحکمہ میں۔

طبی کتابی علم ہمارے ملک میں وافر مقدار میں ہمیشہ سے موجود رہا ہے۔اور آئے دن اس علم میں نت نئی کتب کا اضافہ بھی ہوتا چلا جا رہا ہے۔ایک طبیب جسم کے کسی بھی حصے کے بارے میں گھنٹوں لیکچر دے سکتا ہے۔اس کی جزئیات سے طب کے طالب علم کو کما حقہ آگاہ بھی کر سکتا ہے۔لیکن جب تک اس لکھے ہوئے علم کو عملی صورت میں دیکھا اور پرکھ نہ لیا جائے طالب علم کا شک وشبہ کا شکار رہنا ایک قدرتی امر ہوتا ہے۔اور یہ عملی تجربہ کی کمی ہی کا نتیجہ ہے کہ پاکستان میں طبی طریقہ علاج زوال پذیر ہوا۔ہم ابن سینا' ابوالقاسم زہراوی' البیرونی ابن رشد و ابن بیطار کے عطا کردہ علوم کے امین ہونے کے باوجود اس طریقہ علاج سے اپنی قوم کو اس فیض سے فیض یاب نہ کر سکے جس کی وہ حق دار تھی۔مغربی طریقہ علاج کی طرف رجوع کرنا ایک قومی مجبوری بنتا چلا گیا اور آج یہ حال ہے کہ ہم بری طرح مغربی طریقہ علاج میں جکڑے رہنے اور قیمتی زرمبادلہ اغیار کے حوالے کرنے پر مجبور ہیں۔کہنے کو تو شہر میں کئی کئی طبیہ کالجز قائم ہیں لیکن ان میں بھی قائم باقاعدہ بنیادی تعلیم نہیں دی جاتی اور لاعلم طالب علم محض چار سال کی فیس دے کر اور تجربہ حاصل کیے بغیر ایک کاغذ کا ٹکڑا خرید کر لے آتا ہے۔جسے ہم ڈپلومہ کا نام دے کر غریب اور مجبور و بیمار افراد کی جانوں سے کھیلنا شروع کر دیتے ہیں۔اندھیرے میں چھوڑے ہوئے اکثر تیر خطا ہوتے رہتے ہیں۔اور ایسے نام نہاد تعلیم یافتہ اور ڈپلومہ ہولڈرز اپنے بزرگوں کے علوم کو غلط طریقہ استعمال کر کے اس معزز پیشے کے گراف کو دن بدن ڈاؤن کرتے چلے جا رہے ہیں۔

☆☆☆☆